بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

چودھویں قسط

عید الاضحی (کراچی)

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

DAR-UL-RAZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............... بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (چودہویں قسط)

اسپیکر:............... حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:............... عیدالاضحیٰ (کراچی، پاکستان)

زیرِ سرپرستی:............... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............... شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............... حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............... مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............... حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............... 11

پبلشر:............... مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o فصل لربک و انحر o

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی

ذالک من الشاھدین و الشاکرین و الحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ و سلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد

وبارک وسلم

عیدالاضحی بیان ”کراچی“

محترم ناظرین توحید و رسالت، ملتِ اسلامیہ کے باجوش و باکردار مسلمانو، میرے عزیزو، دوستو، میرے پیارے بھائیو! میں سب سے پہلے آپ حضرات کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اُس کے آخری رسول حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبتِ گرامی کا صدقہ ہے کہ آج اِس وسیع میدان میں ہمیں حاضری کی سعادت مل رہی ہے اور ہم لوگ سنتِ ابراہیمی کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں حاضر ہیں۔ یہ ساری قربانی صبر اور وقت کی آسان ہے ہمارے سامنے ایک بار پھر ملتِ اسلامیہ کو قدرت نے ایک موقع فراہم کیا کہ ہم یہ دیکھیں سوچیں اور سمجھیں کہ ہماری زندگی کے عنوان میں، زندگی کے ابواب میں، زندگی کی راہوں میں کوئی ایثار کا لفظ بھی آتا ہے؟ کہیں قربانی کی جھلک دکھائی دیتی ہے؟ کہیں صبر کا باب

نظر آتا ہے؟ یاد رکھو اسلام کی فتح ایثار اور قربانی کے نتیجے میں ہوئی ہے۔ اسلام ہر دور میں جہاں جہاں پہنچا، جہاں جہاں گیا اُس کے پاس ایثار بھی تھا، قربانی بھی تھی، صبر و ضبط بھی تھا۔ یاد رکھئے کہ قربانی کا مفہوم یہ ہے۔ آج کا دِن سنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے جانور ذبح کئے جائیں گے، گائے اور بکرے، اونٹ، بھیڑ اور دنبے خدا کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں گے لیکن خوب یاد رکھئے کہ آخر وہ کیا بات تھی؟ وہ کیا حقیقت تھی کہ جس کیلئے مستقبل کو دیکھنے والی نظر اور مستقبل کو دیکھنے والا پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن خدا کی راہ میں قربانی کیلئے جو پیسہ خرچ کیا جائے گا اُس سے زیادہ محبوب خدا کی راہ میں کوئی پیسہ کوئی قیمت نہیں۔ فرمایا کہ آج جو شخص قربانی کر سکتا ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ میرے محلے سے قریب نہ آئے، عیدگاہ نہ آئے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اِس فرمان میں صرف اتنی سی بات تھی کہ ایک سال کے بعد جانوروں کی گردن پر چھری چلادی جائے اور بات ختم ہوگئی۔ نہیں نہیں اِس کے پسِ منظر میں جو حقیقت بتائی گئی اور سمجھائی گئی وہ یہ ہے کہ مسلمان جانور ذبح کر رہا ہو تو اُس کے دل میں یہ خیال ہو کہ تو سب سے پیاری چیز خدا کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہے۔ جانوروں کی اچھی طرح رکھنا اُس سے محبت کا رشتہ استوار کرکے، کھلا پلا کر محض اِس نیت کے ساتھ کہ اللہ کے رسول حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کا حکم ہے۔ آج جانور کی قربانی کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور موقع دے تو پھر ہم اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد اگر وقت آجائے تو پھر اِس نیت سے قربانی کیجئے کہ ہم اپنی جان بھی خدا کی راہ میں قربان کریں گے اور واقعہ یہ ہے کہ اِس کے بیک گراؤنڈ میں یہی تو چیز

ہے کہ "قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"
ہر قربانی کرنے والا ہاتھ میں اُس کے چھری ہو اور ہاتھ میں چھرا ہو اور پھر وہ پڑھے کہ
"اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" یہاں فلسفہ ہے
اسلام کا۔ اسلام میں میرا اور تیرا جو بتوں کو خدا سمجھتے تھے اسلام نے توڑ کر رکھ دیا۔
عبادت ہو تو اللہ کیلئے ہو، نمازیں پڑھی جائیں تو اللہ کیلئے پڑھی جائیں۔ سوشل ورک
ہو، Religious ورک ہو، ملکی، انسانی، قومی جو بھی خدمت ہو اِس کے پیچھے ایک ہی
جذبہ ہو کہ یہ سب کچھ اللہ کیلئے ہے، اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا کیلئے ہے،
اگر یہ نہیں تو پھر میرے دوستو یہ "اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" کا مفہوم پورا نہیں ہوتا۔

میرے بزرگو، میرے دوستو! ہمارے یہاں تقریروں کا عالم یہ ہے کہ تقریروں کا
میدان وسیع ہے، صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ وغیرہ میں بلکہ ہر جگہ تقریریں
ہو رہی ہیں۔ ٹھیک ہے، اچھی بات ہے، لیکن اب دیکھنا یہ ہے اسلام کی ہسٹری میں
صرف تقریروں پر بھروسہ نہیں کیا گیا۔ پروگرام، تجویزیں، آراء یہ آج کا فلاسفر اور دنیا
کے اسکالر جن کے پاس فارمولے بہت ہیں، تجویزیں بہت ہیں، رائے بہت ہیں مگر
سلام ہو اے گنبدِ خضرا کے مکین حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ اے آقا آپ نے جو کچھ
فرمایا کر کے دکھا دیا۔ اور جو کچھ کیا وہی لوگوں کو آپ نے بتا دیا۔ اسلام میں منافقت
نہیں ہے کہ کہا کچھ جائے اور کیا کچھ جائے۔

میرے عزیز و میرے دوستو! ذرا سوچو تو سہی کہ یہ کیا انداز ہے کہ ایثار کے

اور یہ کیا انداز ہیں محبت کے کہ قدم قدم پر رکاوٹ آ رہی ہے۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام سے کہا جا رہا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام! یہ کیا انداز ہے؟ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ایسا واقعہ ہوا کہ باپ کا ہاتھ اور بیٹے کے گلے پر چلے، باپ کی چھری اور بیٹے کی گردن کو ذبح کردے یہ کیا انداز ہیں؟ عشق و محبت کی دنیا میں اِس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ماں کی ممتا حضرتِ ہاجرہ کو پکارتی رہی، باپ کی محبت ابراہیم علیہ السلام کو آواز دے رہی ہے، مگر لگن ایک ہے اور وہ ایک ہی سب کچھ ہے، مگر مقصد یہ ہے کہ خلیل کس کا خلیل تھا؟ وہ رب جلیل کا خلیل تھا اور وہ جس کا محبوب اور محبّ ہوا کرتا ہے وہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ کیا کر رہا ہے دیکھا یہ جاتا ہے کہ اِس میں اُس کے محبوب کی مرضی ہے یا نہیں۔ اگر محبوب کی مرضی ہے تو پھر میرے دوستو یہ بندہ، یہ بیٹا، یہ بیٹی، یہ بیوی، یہ بہن، یہ باپ، یہ رشتے کیا ہیں؟ اگر انسانیت کی بنیاد پر رشتے کو اگر تسلیم کرلیا جائے تو پھر یہ عیسائی، یہ یہودی، یہ مجوسی ساری دنیا کے اندر جو چلتے پھرتے انسان ہیں اُن میں جو رشتہ پایا جاتا ہے، سنو، سنو رشتے کی بنیاد یہ نہیں ہے، رشتے کی بنیاد دوست اور دوست نہیں ہے، رشتے کی بنیاد صرف حسب اور نسب نہیں ہے، رشتے کی بنیاد قوم نہیں ہے بلکہ رشتے کی بنیاد وہی ہے کہ یہ دنیا پر محمد رسول اللہ ﷺ نے فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر کائنات کو پکارا تھا اور کہا تھا "**قولو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ﷺ"۔ پھر آپ نے دیکھا کہ کیا ہوا؟ کافروں نے مخالفتیں کیں، سینہ تان کر میدان میں آ گئے، معلوم نہیں کیا کیا ہوا۔ یہ اسلام کا مزاج ہے کہ جب حق کی دعوت دی گئی تو باطل سینہ تان کر آیا جب صبحِ ہدایت کا سویرا نمودار ہوا تو

ضلالت کی گمراہی میں اور اندھیرے نے سر اٹھایا ،ضلالت و گمراہی کے بادل اندھیرے کی طرح آ گئے لیکن دنیا جانتی ہے کہ حق کا سورج چمکا اور چمکتا چلا گیا، اِس کا اجالا پھیلا اور پھیلتا چلا گیا۔

عزیزو، دوستو! آج لمبی چوڑی باتوں کا وقت نہیں ہے پورے پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور پوری دنیا میں ہو رہا ہے لیکن اِس وقت میرا خطاب آپ کے سامنے اور اِس کے علاوہ لوگ جہاں جہاں سنیں اور اللہ پاک آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلامی نقطہ نظر سے اسلام کا مزاج یہ ہے کہ تم جو اپنے لئے چاہو،تم جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائیوں کیلئے پسند کرو، وہی اپنے دوستوں کیلئے پسند کرو۔ ہمارے یہاں پڑوس کا جذبہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔فرمایا کہ اگر گھر میں کچھ پکاؤ تو پڑوس میں بھی بھیج دیا کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

میرے دوستو! آج نفرت وعداوت کا دور ختم ہو چکا ہے کسی بھی مسلمان کو نفرت کی نظر سے مت دیکھو، اللہ ہم سب کو ہدایت کی توفیق دے ہوسکتا ہے کہ ہم میں کچھ گناہگار بھی ہوں ،ہوسکتا ہے کہ کچھ بدکار بھی ہوں گے۔لیکن یہ اسلام کا فرمان ہے کہ تم گناہگاروں کو اچھی نظر سے دیکھو، پیار و محبت سے انہیں دعوت دو، اسلام کی دعوت میں سختی نہیں ہے،اسلام کی دعوت میں پریشر نہیں ہے،اسلام محبت کا مذہب ہے اسلام پیار کا مذہب ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج قربانی کا دن ہے،آپ کی چھری ”فصل لربک وانحر“۔عید کی نماز آپ پڑھیں گے اُس کے بعد قربانی ہوگی۔ جانور کی

گردن کی رگیں سنت یہ ہے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں، رگیں کاٹتے ہوئے ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ہمارے نفسِ امارہ کی رگیں ہیں وہ بھی کٹی ہیں یا نہیں کٹیں؟ ریاکاری ہے، بدکاری ہے، حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہم کمزور ہیں، حقوق العباد کی ادائیگی بھی نہیں ہورہی ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! قربانی کا یہ مفہوم کہ صرف کھانا کھانے کیلئے اور کھلانے کیلئے گوشت کا انتظام کرلیا جائے تو میرے دوستو یہ بڑا ستم ہوگا قربانی کے مفہوم پر۔ یہ بہت ظلم ہوگا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ قربانی کا سبق ہے کہ اے انسان تو اپنے آپ سے نفسِ امارہ کو قربان کررہا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ سوچ کہ اگر تیرے دل میں کوئی برائی ہے، اگر کسی کے ساتھ ظلم کیا ہے زیادتی کی ہے تو اُن سے معافی مانگ لے۔ یاد رکھو کہ معاف کرنے والا یقیناً وہ بھی جنت کا مستحق ہے لیکن جو معافی مانگ لے جنت میں جانے میں وہ سب سے آگے ہوگا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج ہمارے دل صاف نہیں۔ عیدگاہ میں اسی لئے تو بلایا جارہا ہے۔ آپ نے مسجد وہاں چھوڑ دی کیوں؟ مسجد کے فرائض آپ کو معلوم ہیں، فضیلت آپ کو معلوم ہے لیکن ہماری نظر میں سنت ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی کہ جس مسجد نبوی میں پچاس ہزار نماز کا ثواب مقدر ہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ جب عیدین کے دن آتے تو آپ مسجدِ نبوی چھوڑ کر عیدگاہ میں تشریف فرما ہوتے۔ کیوں اس لئے کہ ملتِ اسلامیہ کو اجتماعی دعوت دی جائے۔ ملتِ اسلامیہ کے مزاج میں اجتماع ہے، اتحاد ہے، اتفاق ہے مگر یہ کیسے؟ یاد رکھو کہ اتحاد اور اتفاق کیلئے صرف

ایک قطرے کی ضرورت ہے کہ عملی ایثار چاہئے، عثمانی سخاوت چاہئے، اور حضرتِ علی کی شجاعت چاہئے، بلکہ یوں کہو کہ صحابہ کا وہ عمل جو ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنا تن، من، دھن سب کچھ اپنے نبی ﷺ پر نچھاور کردو۔ اور خدا کے بعد

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہ ہے میرے دوستو اتحاد کی راہ، یہ ہے نشانِ منزل۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر کسی منزل پر میرے دوستو مکہ اینڈ کمپنی سے اتحاد نہیں ہوا، عبداللہ ابن ابی سے اتحاد نہیں ہوا، یہ دعوتِ اتحاد سارے کے سارے دیتے رہے لیکن یہ محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دعوتِ اتحاد تھی، تو ایسی دعوتِ میرے دوستو خواہ عبداللہ ابن ابی کی تھی یا ابوجہل اینڈ کمپنی کی تھی یا آپ کے زمانے میں کسی کی ہو لیکن یاد رکھو کہ اتحاد اور اتفاق کا ایک ہی مرکز ہے ایک ہی نشان ہے، ایک ہی منزل ہے اور اُس منزل کی تعمیر فاران کی چوٹی پر چمکنے والے آفتاب، عبداللہ کے شہزادے، عبدالمطلب کا پوتا، ملتِ اسلامیہ کی کشتی کا آخری کھیون ہار، محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔

جنابِ والا یہ تو اتحاد و اتفاق کی بات تھی سارے مسائل اتحاد و اتفاق سے طے ہو جاتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ قوم کا مخدوم اور قوم کا خادم ہوا کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایثار اور قربانی کی راہوں سے جو ملک و قوم کی خدمت کرے گا وہی ملک و قوم کا مخدوم ہوگا۔

بزرگو میرے عزیز و دوستو! آج کا دن سال بھر کی زندگی کا آپ مطالعہ کریں، آج کوئی ہادی نہیں کہ ہاتھ پکڑ کر آپ کو راہ دکھائے، آپ خود ہادی ہیں، آپ خود

نائب ہیں، آپ کا ضمیر بہترین نائب ہے، آپ کا علم بہترین نائب ہے آپ سوچئے کہ سال میں آپ نے کیا کام کیا؟ اور سنت ابراہیمی کو آج آپ ادا کر رہے ہیں۔ اِس سے یہ بات بھی آپ کے ذہن میں رہے کہ کچھ اچھے کام آپ نے کیئے تو آنے والی قوم آپ کو یاد کرے گی، آنے والا زمانہ آپ کو یاد کرے گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اصل میں ہمیں طلب ڈالنی ہے اُن کاموں کی جو کام محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچائیں۔ آج نمازِ عید کے بعد فوراً آپ مصافحہ کریں مگر اِس طرح سے کہ مصافحہ کے ساتھ ساتھ صرف یہ گوشت اور پوست آپ کے نہ ملیں کوشش کریں کہ دل بھی آپ کا مل جائے۔ ورنہ یہ پروفیشنل ملنا آپ جانتے ہیں کہ آج دنیا میں ہاتھ بھی ملاتے ہیں معانقہ بھی کرتے ہیں، لنچ کی پارٹیاں بھی ہوتی ہیں اور نا جانے کیا کیا ہوتا ہے لیکن ادھر پارٹی ختم ہوئی اُدھر گیا تو ایک دوسرے کے خلاف بیان دیئے جانے لگے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یاد رکھو ہمارا دین صرف مسجد و محراب کے اندر کا حلقہ جو ہے صرف اِس کا نام نہیں ہے۔ ہمارا دین عالمگیر ہے، ہمارا دین جہاں گیر ہے دین کا شعبہ اور دین کی راہیں کائناتِ ارض میں پھیلی ہوئی ہیں لیکن آج دل سے ملنے کی کوشش کرو اگر بھائی سے بہن ناراض ہو تو بہن کو منا لو، اگر بھائی ناراض ہے تو بہن چھوٹی کو اپنے بھائی کے قدموں پر سر رکھنا چاہیئے، اگر بیٹا نافرمان ہو تو باپ کے قدموں کو پکڑ لے، اگر ماں ناراض ہو تو جنت کے دروازے کی کنڈی کو تھام لو اور اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک یہ دروازہ تمہارے لئے نہ کھل جائے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ حقائق ہیں نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ میں اِن کی فرضیت کا قائل ہوں لیکن سوچئے تو سہی کہ ایک طرف نمازیں ہوئیں اور ایک طرف ماں ناراض بیٹھی ہوئی ہے تو آپ سوچتے ہیں کہ صرف نمازوں سے کام چل جائے گا؟ باپ ناراض بیٹھا ہوا ہے، دوست ناراض ہے، بھائی ناراض ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! دنیا میں کیا ہو رہا ہے اُس کو چھوڑیئے آپ یہ دیکھئے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اِس پر غور کیجئے۔

وما علینا الا البلغ المبین

دلوں کا میل دور کریں

میرے عزیزو، میرے دوستو! اصل میں ہمیں طلب ڈالنی ہے اُن کاموں کی جو کام محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچائیں۔ آج نمازِ عید کے بعد فوراً آپ مصافحہ کریں مگر اِس طرح سے کہ مصافحہ کے ساتھ ساتھ صرف یہ گوشت اور پوست آپ کے نہ ملیں کوشش کریں کہ دل بھی آپ کا مل جائے۔ ورنہ یہ پروفیشنل ملنا آپ جانتے ہیں کہ آج دنیا میں ہاتھ بھی ملاتے ہیں معانقہ بھی کرتے ہیں، لنچ کی پارٹیاں بھی ہوتی ہیں اور نا جانے کیا کیا ہوتا ہے لیکن ادھر پارٹی ختم ہوئی اُدھر گیا تو ایک دوسرے کے خلاف بیان دیئے جانے لگے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج دل سے ملنے کی کوشش کرو اگر بھائی سے بہن ناراض ہو تو بہن کو منا لو، اگر بھائی ناراض ہے تو بہن چھوٹی کو اپنے بھائی کے قدموں پر سر رکھنا چاہیئے، اگر بیٹا نافرمان ہو تو باپ کے قدموں کو پکڑ لے، اگر ماں ناراض ہو تو جنت کے دروازے کی کنڈی کو تھام لو اور اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک یہ دروازہ تمہارے لئے نہ کھل جائے۔

(بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، قسط ۱۴، ص ۹ . ۱۰)

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

DAR-UL-RAZA